International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کی مذہبی شناخت: مساجد، مدارس اور عبادت گاہوں کا تحقیقی و تعارفی مطالعہ

Religious Identity of Fiqh Jafariya in Tehsil Dera Ghazi Khan: An Introductory and Analytical Study of Mosques, Seminaries, and Worship Places

1. Fouzia Batool

M.Phil Islamic Studies, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: dhanak51214@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0005-3884-1555

2. Muhammad Yousaf

M.Phil Islamic Studies, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: muhammadyousufmuzawr@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0000-9410-0624

To cite this article: Fouzia Batool & Muhammad Yousaf. 2024. "تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کی مذہبی شناخت: مساجد، مدارس اور عبادت گاھوں کا تحقیقی و تعارفی مطالعہ : Religious Identity of Fiqh Jafariya in Tehsil Dera Ghazi Khan: An Introductory and Analytical Study of Mosques, Seminaries, and Worship Places". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 6 (Issue 2), 32-45.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 6 || July - December 2024 || P. 32-45
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-6-2-4/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.06.02.u4
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	31 December 2024
License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Tehsil Dera Ghazi Khan, located in Punjab, Pakistan, is home to a religiously diverse population. Among the prominent religious sects, Fiqh Jafariya has played a significant role in shaping the religious landscape of the region. This research article presents an introductory and analytical overview of the mosques, madaris (seminaries), and imambargahs affiliated with Fiqh Jafariya in this tehsil. The study aims to trace the historical development of these institutions, highlight their educational and spiritual roles, and evaluate their contribution toward religious harmony and societal development. The research addresses a critical academic gap due to the lack of documented records of these institutions in local and academic contexts. Using a mixed-method approach including field visits, stakeholder interviews, archival exploration, and surveys, this study provides both qualitative and

quantitative insights. It also explores the rural-urban religious practices within the Fiqh Jafariya community, showcasing its cultural diversity and impact. This research is significant not only for scholars and students of Islamic studies, especially jurisprudence, but also for policymakers and heritage preservationists. It contributes to understanding how these religious institutions function as centers of learning, cultural preservation, and community cohesion in Dera Ghazi Khan.

Keywords: Fiqh Jafariya, Dera Ghazi Khan, Mosques and Imambargahs, Religious Education, Shia Islam in Pakistan

تمہید وتعارف

تمام تعریفیں اس ذات پاک کی جو سب سے بزرگ و برتر ہے، جو ہر چیز پر قادر ہے۔ حمد و ثناء اس رب ذوالجلال کی جو واحد و یکتا ہے اور ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ بے شمار درود و سلام سردارِ ابنیاءؑ، ختم الرسلؐ، شافعی محشر، مالکِ کوثر، محبوبِ خدا کی پاکیزہ ذاتِ اقدس پر جس کی ذات پر خود خدا تعالیٰ اور اس کے ملائکہ درور و سلام پڑھتے ہیں۔

شیعہ اسلام کے اندر ایک ممتاز مکتبہ فکر ہے دنیا بھر میں مسلمانوں کی ایک قابل ذکر تعداد موجود ہے۔ اس مکتبہ فکر کے اپنے منفرد طرز عمل، رسومات اور عبادت گاہیں ہیں جو اس معاشرے کے مذہبی اور ثقافتی منظر نامے کی تشکیل کرتی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں واقع تحصیل ڈیرہ غازی خان مختلف مذہبی وابستگیوں کے ساتھ متنوع آبادی کا گھر ہے۔ اس خطے میں فقہ جعفریہ کے پیروکاروں نے مساجد، مدارس اور عبادت گاہیں (امام بارگاہ) قائم کی ہیں جو مذہبی اور تعلیمی سرگرمیوں کے لیے مراکز کا کام کرتی ہیں۔ تاہم ان دینی اداروں کا ایک جامع سروے اور دستاویزات اور مقامی تناظر میں ان کی اہمیت کا فقدان ہے جس کی وجہ سے اس موضوع کو علوم اسلامیہ کے میدان میں خاص طور پر فقہ جعفریہ کے دائرہ کار میں تحقیق کا ایک قابل قدر شعبہ بنادیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ سے وابستہ مساجد، مدارس اور عبادت گاہوں (امام بارگاہ) کا تعارفی جائزہ لینا تھا۔ تاکہ تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کی مذہبی اور سماجی خدمات کو اجاگر کیا جا سکے۔

مسجد کا لغوی واصطلاحی مفہوم

مسجد عربی زبان کا لفظ ہے جو لفظ سجد سے نکلا ہے۔ جس کا معنی ہے خشوع و خضوع سے سر جھکانا۔ اسی طرح مسجد کا مطلب ہے سجدہ کرنے کی جگہ۔ اصطلاح میں مسجد سے مراد وہ مقام یا جگہ ہے جہاں مسلمان بغیر کسی روکاوٹ کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں۔

دنیا کی پہلی مسجد

مسجد الحرام دنیا کی پہلی مسجد ہے۔ بیت اللہ روئے زمیں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے بنایا جانے والا پہلا گھر ہے۔ یہ دنیا کی سب سے پہلی مساجد میں شمار ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد فرشتوں نے رکھی۔ مسجد الحرام کے بعد دوسری بڑی مسجد، مسجدِ اقصیٰ ہے۔ جسے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں اور تاریخ کی کتب میں موجود ہے۔

مسجد تاریخ کی نظر میں

دنیا کی سب سے پہلی مسجد کعبہ شریف ہے جس کی بنیاد فرشتوں نے رکھی اور دیکھ بھال حضرت آدم علیہ السلام نے کی۔ اسلام کی آمد کے بعد مدینہ میں اسلام کی اولین مساجد مسجد قبا اور مسجد بنویؐ ہیں۔ جن کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی۔ پھر مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری و ساری رہا۔ امام ابو داؤد نے اپنی کتاب "المراسیل" میں لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں 9 مساجد مدینہ میں اور مختلف قبائل میں 22 مساجد تھیں۔ دنیا میں جہاں بھی مسلمان گئے انھوں نے وہاں مساجد تعمیر کیں۔ مسلمان حکمرانوں نے بڑی بڑی مساجد تعمیر کروائیں جو علم و فنون کا بے مثال نمونہ ہیں۔ چند

مشہور مساجد کی نام درج ذیل ہیں: مسجد الحرام، مسجد نبویؐ، جامع مسجد اموی، مسجد قیروان، استنبول، ترکی، بادشاہی مسجد، فیصل مسجد اس کے علاوہ بھی امریکہ اور یورپ میں بھی بے مثال مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔[1]

اصلاح معاشرہ میں مساجد کا کردار

مسلم معاشرہ کا مرکز و منبع مسجد ہے۔ مسلمانوں کے بہت سے امور مسجد سے وابستہ ہیں۔ مسجد ایک ایسا ادارہ ہے جو تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مسجد میں درس قرآن مجید و حدیث کے ساتھ ساتھ فقہی مسائل کو بھی بیان کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں مسجد کے ساتھ سکولوں کا قیام کیا گیا جو آج تک جاری ہے۔ تعلیم و تربیت، ثقافت، تہذیب و تمدن اور عبادت کے اعتبار سے اسلام میں مسجد کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ مسلمانوں کی تمام سرگرمیوں کا مرکز و منبع مسجد ہے۔ اسلام کی تعلیم کا آغاز مسجد سے ہوا۔ بنی پاک ﷺ نے ہجرت کی تو سب سے پہلے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ اسلام کی اس پہلی مسجد کا نام مسجد قبا رکھا گیا۔ اس میں نماز ادا کی گئی۔ پھر مدینہ میں رسول اللہ ﷺ نے دوسری مسجد کی بنیاد رکھی جو کہ مسجد نبویؐ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس مسجد میں دینی اور دنیاوی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس مسجد میں مساوات و اخوت، علم و عرفان، تہذیب و تمدن، اجتماعیت کے جذبات کو فروغ دیا گیا معاشرہ روز بروز پروان چڑھتا گیا اور پھر اس سے ایسی تہذیب وجود میں آئی جس کے نقوش رہتی دنیا تک باقی رہیں گے عصر حاضر میں مسلمانوں میں معاشرتی بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کا مسجد سے تعلق کمزور ہوا۔ مسجد میں ہر طرح کے لوگ آتے ہیں جس میں بچے، بوڑھے اور جوان شامل ہوتے ہیں جس سے ایک دوسرے کی اخلاقی حالت سامنے آتی ہے۔ اور مسجد میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مومن کے اخلاق اور کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کی مساجد

مسجد خالقِ حقیقی کو سجدہ کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں اصطلاح میں اس سے مراد ایسی جگہ ہے جو کسی مسلمان نے اپنی ذاتی ملکیت سے الگ کر کے خالقِ کبریا کے مقدس گھر کے لیے وقف کر دی ہو یہ جگہ قیامت تک کے لیے مسجد ہو جائے گی جس میں ہر عام و خاص کو عبادت کرنے کے لیے عام اجازت ہو۔ کسی بھی فقہ کے مسلمان کو عبادت کرنے سے نہ روکا جائے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کی مساجد درج ذیل ہیں:

1۔ مرکزی جامع مسجد رضویہؑ، بلاک تیس (30)

2۔ مرکزی جامع مسجد حیدریہؑ، بلاک یو

3۔ مسجد دربار آلِ محمدؑ، بلاک پینتالیس (45)

4۔ مسجد شبیہ ضریح مقدسہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، بلاک ڈبلیو

5۔ مسجد حسینیہؑ (مسجد یا اباعبداللہ الحسینؑ) بلاک چار (4)

6۔ مسجد نقویہ (سید محمد عالم شاہ)، بلاک وائے

7۔ مسجد ابو ترابؑ، بلاک چوالیس (44)

8۔ مسجد جمکران یا صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ، بلاک اٹھائیس (28)

9۔ مسجد باب الحوائج سقائے سکینہؑ سرکار غازی عباس علمدارؑ، بلاک پینتالیس (45)

[1]Allama Shibli Nomani wa Syed Sulaiman Nadvi, Seerat-un-Nabi (Pakistan, Urdu Bazar Lahore, s.n.) Jild 2: Pg.19.

10۔مسجد پاک السیدہ بی بی پاک زینبؑ بنتِ امیر المؤمنینؑ، بلاک چھیالیس(46)

11۔مسجد مقدس ملکوتی سرکار امیر حسن مجتبیٰؑ وشبیہ روضہ مقدس جنتُ البقیع پاک بی بی فاطمہؑ

12۔مسجد شہزادہ کونین علی اکبرؑ، شبیہ محمد مصطفیٰ ﷺ

13۔مسجد دربار مقدس سرکار قائم آلِ محمدؑ، بلاک اکتالیس(41)

14۔مسجد حسینؑ ابنِ علیؑ المعروف مسجد مہدیہؑ، بلاک بتیس(32)

15۔مسجد علم پاک المعروف امام بارگاہ معصومہ قمؑ، غازی کالونی (شاہ سکندر روڈ)

16۔مسجد امام علی علیہ السلام، وڈانی منزل (مسلم ٹاؤن)

17۔مسجد سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، محلہ پیر قتالؒ

18۔مسجد امام جواد سرکار محمد تقیؑ، شہزادہ سلطان ٹاؤن (کنگن روڈ)

19۔مسجد اُم المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا، بلاک سینتیس(37)، فدک کالونی

20۔مسجد الحسینؑ المعروف مسجد دربار سید گھنور شاہ، قصبہ گدائی ڈیرہ غازی خان (کوئٹہ روڈ)

21۔مسجد یادگار قصرِ عباسؑ، پائیگاہ ڈیرہ غازی خان (چوٹی روڈ)

22۔مسجد الحسینیہؑ، پائیگاہ ڈیرہ غازی خان (چوٹی روڈ)

23۔جامع مسجد الحسینؑ منی وانا من الحسینؑ، شالی والا ڈیرہ غازی خان (ملتان روڈ)

24۔مسجد کاظمیہؑ، پیر عادلؒ ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

25۔مسجد حیدریہؑ، شاہ صدر دینؒ ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

26۔مسجد جعفریہ، شہر کالا ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

27۔مسجد شیعہ اثنا عشریہ، کالا کالونی ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

مدارس دینیہ کی تاریخ

کائنات میں سب سے پہلے مدرسہ کی بنیاد عرش عظیم پر رکھی گئی جس کے سب سے پہلے طالب علم ابوالبشر، نبی اول، حضرت آدمؑ تھے اور استاد خود خالق برحق کی ذات اقدس تھی۔ مکہ مکرمہ میں اسلام کی درسگاہ کا نام دار ارقم ہے جو اسلام کی پہلی درسگاہ ہے۔ یہاں سے تعلیم و تعلم کا آغاز ہوا۔ مدینہ منورہ کی درسگاہ کا نام صفہ ہے۔ اس میں 200 سے 300 تک طلبا کی تعداد موجود ہوتی تھی سات سال کے بچے سے لے کر 70 سال تک کی عمر کے طالب علم موجود ہوتے تھے جو بعد میں انٹرنیشنل یونیورسٹی کی شکل اختیار کر گئی۔ مدرسہ کی ابتدا عرش عظیم پر اور انتہاء صفہ پر ہوئی۔

مدارس کا معنی و مفہوم

مدرسہ جس کی ایسی ایک عمارت ہو، طلبہ ہوں، اساتذہ ہوں، ایک خاص تعلیمی نظام ہو اور جہاں منصوبہ بندی کے تحت تدریس ہوتی ہو اسے مدرسہ کہتے ہیں۔ مدرسہ کا وجود اسلام کے ابتدائی دور میں نہیں تھا۔ مسجد ہی تمام علمی و مذہبی اور سیاzی سرگرمیوں کا مرکز ہوتی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کے طور طریقے بدلنے لگے علم کے حلقے بڑھ گئے درس و تدریس کا شعور پیدا ہوا اور بحث و مناظروں کی صدائیں ہر طرف سے گونجنے لگیں۔ چنانچہ ان چیزوں نے مساجد کو مدارس سے الگ کر دیا۔[2]

[2]Ahmad Shibli, Tareekh-e-Taaleem wa Tarbiyat-e-Islamiya (Lahore: Maktabah Quraniyat, s.n.) 102:1.

اسلام میں مدرسہ کا وجود سب سے پہلے اہلِ نیشاپور کے ہاں عمل میں آیا۔ان کے علماء نے وہاں پر "مدرسہ بیہقیہ" کی بنیاد رکھی۔اس کے علاوہ ایک مدرسہ سلطان محمود غزنوی اوراس کے بھائی نصر بن سبکتگین نے مدرسہ سعیدیہ کے نام سے قائم کیااور چوتھا مدرسہ امام ابن فورک نے قائم کیا۔[3] یہ پانچویں صدی ہجری کی ابتدا تھی جب اس زمانے میں جب اس زمانے میں ایک طرف کتب خانے منظم شکل میں سامنے آنا شروع ہو گئے تو دوسری طرف مدارس تنظیمی و تعلیمی ڈھانچے وجود میں آگئے تو گویا مدارس کا ایک جال پھیل گیا تھا۔جن میں سے کچھ مشہور مدارس مندرجہ ذیل ہیں:

1۔مدرسہ نظامیہ

یہ مدرسہ بغداد میں 1066 میں قائم کیا گیا۔اس مدرسے کی بنیاد نظام الملک طوسی نے رکھی جو سلجوقی کا وزیر اعظم تھا۔یہ مدرسہ طلبہ اور اساتذہ کو قسم کی سہولیات فراہم کرتا تھا۔امام غزالیؒ اور امام ابواسحاقؒ نے اس مدرسہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔[4]

2۔مدرسہ سلطان محمود غزنوی

سلطان محمود غزنوی نے فتوحات کے دوران ہندوستان کے مشہور شہر متھرا کی خوبصورت مسجد سے متاثر ہو کر غزنی میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرائی جسے "عروس الفلک" کا نام دیا گیا۔اس مسجد میں علوم نقلیہ وعقلیہ کی تدریس کے لیے ایک بہترین دارالعلوم تعمیر کرایا گیا جو مدرسہ سلطان محمود غزنوی کے نام سے مشہور ہوا۔اس مدرسہ میں قابل اساتذہ کرام ایشاء بھر کے طلبہ کو درس دیا کرتے تھے۔یہ مدرسہ ایشاء میں اپنی مثال آپ تھا۔[5]

3۔جامعہ قرطبہ

یورپ کے ملک اندلس میں جو مسلمانوں کے قبضہ میں تھا۔قرطبہ اور غرناطہ علم و فن اور ارباب کمال کے مرکز بن گئے تھے۔قرطبہ کے مشہور عالم خلیفہ الحکم الثانی نے جامعہ قرطبہ کے نام سے ایک یونیورسٹی قائم کی جہاں فری تعلیم کا انتظام کیا گیااور اس یونیورسٹی میں مشرق و مغرب کے جلیل القدر اساتذہ تدریس کی خدمات پر مامور تھے۔اس یونیورسٹی میں باہر کے ممالک سے بھی طالب علم تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔[6]

4۔مدرسہ امام ابو حنیفہؒ

یہ مدرسہ خلافت اسلامیہ دارالخلافہ بغداد میں عوام کے تعاون سے 1066 میں مدرسہ نظامیہ سے پہلے قائم کیا گیا تھا۔اس مدرسہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ دارالخلافہ میں سب سے پہلا مدرسہ ہے۔مگر کچھ تاریخ دان مدرسہ نظامیہ کو تاریخ اسلام کا پہلا مدرسہ قرار دیتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے۔اس حوالے سے علامہ عبدالصبوح قاسمی نے اپنے تحقیقی مقالہ میں سیر حاصل بحث کی وہ پشاور یونیورسٹی کے جرنل میں لکھتے ہیں:

Some have contended that Nizamiyah college was the first college in the history of Islam, but this is not correct. Besides the Dar al-Ilm of Al-Rashid and Al-Mamun, a number of Madrasahs existed in different parts of the Islamic empire. Nishapur was another centre of Islamic studies and a number of other colleges were founded before the establishment of Nizamiyah college.[7]

[3] Al-Maqrizi, Kitaab al-Khitat (Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, s.n.) 2:363.
[4] Al-Qazwini, Aasaar al-Bilad wa Akhbaar al-Ibaad (Lebanon: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, s.n.) 1:413.
[5] Muhammad Abdur Rahman, Tareekh-e-Islam par aik Nazar (Karachi: Taba Qadeem Kutub Khana, s.n.) 265.
[6] Scott, History of Moors (Turkey: Moassasat al-Risalah, s.n.) 265.
[7] A. S. Qasmi: Libraries in the early Islamic World, U.O.P. Journal, Jan 1958, pp3

5۔ جامعہ ازہر

فاطمی امراء نے 358 میں مصر کو فتح کر کے قاہرہ کو اپنا مذہبی مرکز بنا کر 359 میں جامعہ ازہر کی بنیاد رکھی۔اس مدرسہ میں منقولات اور معقولات کی تدریس کا اہتمام کیا گیا بہت جلد یہاں پر ارد گرد کے طلبہ جمع ہو گئے جن کی تعلیم کھانے پینے اور رہائش کا مفت انتظام کیا گیا۔ یہ مدرسہ آج بھی جامعہ ازہر کے نام سے قائم ہے۔اور یہ عالم اسلام کی سب سے بڑی اور قدیم یونیورسٹی مانی جاتی ہے۔ [8]

دینی مدارس کا معاشرتی کردار

اس وقت ہم دہشت گردی کی لپیٹ میں ہیں اس میں سیاسی طبقے، سماجی طبقے غرض ہر طرح کے افراد اس کی لپیٹ میں ہیں۔ائے روز ہر طرح کی وارداتیں اور جرائم ہو رہے ہیں۔ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ ہم جانچ پڑتال کریں کہ یہ سب کیوں اور کیسے ہو رہا ہے؟ ہمارے تعلیمی اداروں پر حملہ ہوتا ہے تو کبھی ہمارے قائدین پر بمباری ہو رہی ہے، سرکاری و نجی اداروں میں ڈکیتی عام ہو رہی ہے۔ معصوم بچوں کو قتل کیا جارہا ہے تو کہیں ماؤں، بہنوں کی عزتوں کو روندا جارہا ہے اور ان جرائم کرنے والوں کو ہر طرح کے تحفظات فراہم کیے جارہے ہیں یوں سمجھ لیں کہ سب لوگ ظلم کی چکی میں پستے جارہے ہیں اور ہمارے لیے دکھ کی بات یہ ہے کہ ہم اپنے دشمن کو ہی نہیں پہچان پارہے اور بہت سی غلط فہمیاں ہمارے اندر پیدا ہوتی جا رہی ہیں اور کچھ حلقوں کی طرف سے دانستہ اور نادانستہ اس کے تانے بانے دینی مدارس سے ملائے جارہے ہیں جو کہ بلکل غلط بات ہے۔ کیونکہ مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے والا کبھی بھی دہشت گرد نہیں ہو سکتا اس لیے کہ مدرسہ کے اندر قرآن پاک پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ جس کی تعلیم میں دینی اور دنیاوی کامیابی ہے۔ مدرسہ میں خاتم الانبیاء ﷺ کے رہنما اصول پڑھائے جاتے ہیں جو کہ وحی الٰہی میں ڈھلے ہوتے ہیں۔ جس میں بڑے بچے، جوان، بوڑھے غرض یہ کہ ہر شخص کے حقوق کی ادائیگی اور اجتماعی زندگی کا تحفظ موجود ہے۔انسان تو انسان مگر جانور بھی رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے قوانین کے مطابق اپنی زندگی سکون سے گزار رہے ہیں۔ مدرسے کا پاکیزہ ماحول ہمارے اخلاقی اقدار کا علمبر دار ہے۔ ہماری اچھی معاشرتی زندگی کا ضامن ہے۔اس کی تعلیمات میں والدین کا مقام،اولاد سے اچھا سلوک، بڑوں کا ادب، چھوٹوں سے پیار، غریب اور یتیم لو گوں کی مدد، دکھی انسان کی حوصلہ افزائی، آپس میں پیار و محبت اور جانثاری کا درس ملتا ہے۔ مدرسہ ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔ پختہ عقائد مہیا کرتا ہے۔ معاشرے کے اندر سے برائیوں کو جڑ سے اکھیڑ پھینکتا ہے۔ مسلمانوں کی عملی اور اجتماعی آزادی میں مدارس کا بہت زیادہ کردار نظر آتا ہے۔اس حوالے سے ہماری حکومت سے یہ التجاء ہے کہ وہ دینی مدارس کی تمام باتوں کو سنجیدگی سے لے لیا اور آپس کی مشاورت سے پیش آنے والے تمام مسائل پر قابو پایا جائے تا کہ ہمارا ملک امن کا گہوارہ بن سکے۔ [9]

دینی مدارس کا کردار معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں لوگ مل جل کر رہتے ہیں ایسی جگہ معاشرہ کہلاتی ہے۔ معاشرے کی تشکیل میں سب سے اہم کردار مذہب کا ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی تعلیم کے متعلق تھی۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے قریب ایک صحابی حضرت ارقم کے گھر میں دارِ ارقم کے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا مکہ میں یہ اسلام کی پہلی درسگاہ تھی۔ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے جس مدرسہ کی بنیاد رکھی وہ صفہ کے نام سے قائم ہوئی جس نے بعد میں انٹرنیشنل یونیورسٹی کی شکل اختیار کر لی۔ نبی کریم ﷺ خود استاد تھے اور ہر عمر کے صحابہ دین کے طالب علم تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اُمی ہونے کے ناطے کسی استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی بلکہ آپ ؐ کی تعلیم خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

[8]Zahid Ali, Tareekh-e-Fatimiyyeen (Karachi: Taba Noor Muhammad, s.n.) 162.
[9]www.hmatiweb.com/articles/Muhammad kaleem ullah/

" وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ-وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ " [10]

"اور اس (اللہ تعالیٰ) نے آپ کو وہ سب کچھ سکھادیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپؐ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے"

دراصل تعلیم وہی ہے جس کی ابتدا عرش عظیم پر حضرت آدمؑ سے ہوئی اور انتہاء صفہ میں ہوئی جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو سکول، کالج، یونیورسٹی اور عدالت یہ سب ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جو دنیاوی طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں لیکن مدارس ان کے ہاتھوں میں ہیں جنہوں نے مشکلات برداشت کی ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے مدد لے کر فنڈز اکٹھے کر کے مدارس تعمیر کیے اور ان کو چلایا جیسا کہ اسلام کے مشکل وقت میں صحابہ کرام کو ترغیب دلا کر ان کو فنڈز دینے پر نبی کریم ﷺ نے تیار کیا اور خود بھی بہت سارا تعاون کیا اور صحابہ کرام سے بھی کرایا۔ دینی مدارس کے طلبہ وطالبات کو دین کی تعلیم سے آراستہ کر کے ان کو ملک کا مفید شہری اور باعمل انسان بنانے کی کوشش میں علماء کرام مصروف رہتے ہیں۔ علماء کرام اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ ہر مسلمان مرد عورت کو قرآن پاک کی تعلیمات سے کم از کم اس حد تک آراستہ ہونا چاہیے کہ وہ پاک اور ناپاک، حلال اور حرام کے فرق کو سمجھ سکیں اور یہ ان کے دینی فرائض میں بھی شامل ہے۔ دینی مدارس لوگوں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھتے ہیں اور انہیں حق و باطل کی تمیز کا فرق سکھاتے ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دلاتے ہیں اور اپنی کوششوں سے، ملک وملت کی خوشحالی کی وجہ بھی بنتے ہیں۔ دینی مدارس مسنون طریقہ سے لوگوں کی نہ صرف جسمانی ونفسیاتی بیماریوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ روحانی امراض کو بھی ختم کرتے ہیں اور دینی مدارس ہماری زندگی میں بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ [11]

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کے مدارس دینیہ

مدارس دینیہ ایسے انسٹیٹیوٹ کو کہا جاتا ہے جہاں اسلامی تعلیمات سے بچوں کو روشناس کرایا جاتا ہے۔ ان اسلامی تعلیمات میں قرآن مجید فرقان حمید ،احادیث نبویہ ﷺ اور فقہ کے تمام علوم شامل ہیں۔ ان درسگاہوں سے تعلیم حاصل کرنے والوں کو مولانا، حافظ، قاری، مفتی، علامہ، مقرر اور شیخ الحدیث کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کے مدارس دینیہ درج ذیل ہیں:

1۔ درسگاہ جامعۃ الزہراؑ، بلاک تیس (30)

2۔ درسگاہ حیدریہؑ، بلاک یو

3۔ درسگاہ دینیات الزہراؑ، پیر عادلؒ (تونسہ روڈ)

امام بارگاہ کی تاریخ

امام بارگاہ اہلِ تشیع کے مذہبی تہوار کے منعقد ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ جس میں شہدائے کربلاؑ کی عزاداری بیان کی جاتی ہے۔ امام بارگاہ کا لفظ قدیمی دور میں موجود نہیں تھا۔ لیکن اس لفظ کا اطلاق سلسلہ صفویہ کے عہد میں اہلِ تشیع اور حسینیہ کے مذہبی مرکزی کے طور پر جانے جاتے ہیں اور پاک و ہند میں ان کو امام بارگاہ یا امام باڑہ کہا جاتا ہے۔ اس کا آغاز آل بویہ کے عہد حکومت میں ہوا اور آلِ بویہ کے عہد حکومت میں معزالدولہ دیلمی نے عاشورا کے دن عزاداری کے لیے سڑکوں پر خیمے نصب کرنے کا حکم دیا یہ خیمے مخصوص انداز میں نصب کیے جاتے تھے یہ رسم آج بھی ایران میں موجود ہے۔

[10] Al-Quran, Surah An-Nisa, 4:113.
[11] Dr. Khawlah Alawi, Muashray mein Madaaris ka Kirdar (Lahore, Urdu Bazar, s.n.) 7.

پہلے دور میں عزاداری کے لیے کوئی جگہ متعین نہیں تھی بلکہ مساجد، آئمہ معصومینؑ کے مزارات پاک پر، بازاروں اور دیگر جگہوں پر تکیہ جات اور خیمے لگائے جاتے تھے اور وہی پر مجالس وغیرہ منعقد کی جاتی تھیں اور یہ سلسلہ قاجاریہ میں اسلامی جمہوریہ ایران میں حسینیہ کی تعمیر سے شروع ہوئی۔

مختلف مناطق میں امام بارگاہ کی اصطلاح

عزاداری سے متعلق مخصوص مکانات کو اور مختلف اہل تشیع کی مناطق میں اس منطقہ کی ادبیات اور ثقافت کے اعتبار سے مختلف نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر عراق اور ایران میں زیادہ تر تکیہ کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا لیکن عصر حاضر میں ایسے مکانات جہاں عزاداری وغیرہ بر گزار ہوتے ہیں ان کو حسینہ کہا جاتا ہے۔ اب ان مقاصد کے لیے تعمیر ہونے والی کسی بھی نئی عمارت کو سوائے الحسنیہؑ کے کوئی اور نام نہیں دیا جاتا۔

عزاداری اور ماتم

اہل تشیع ثقافت میں ماتم، نوحہ خوانی، عزاداری، تعزیہ خوانی، وعظ و نصیحت کرنا امام بارگاہ کا ایک خاص تشخص ہے۔ محرم الحرام کے پہلے عشرہ سے لے کر 28 صفر المظفر تک شہدائے کربلاؓ اور دیگر معصومینؑ کے ایام ولادت و ایام شہادت کے مراسم کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

شیعوں کا باہمی ارتباط

اہل تشیع کا سب سے بڑا اور بارونق اجتماع محرم الحرام اور صفر المظفر میں انہی امام بارگاہوں میں ہوتا ہے۔ ان مراسم میں شرکت ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنا ان کے درمیان بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔

امام بارگاہوں کا استعمال بطور زائرین

اہم زیارت گاہوں والے شہروں جیسے کربلا، نجف، مشہد وغیرہ میں امام بارگاہوں کے لیے بطور زائرین کے لیے زائرین سرا کا عنوان استعمال کیا ہے۔ ان علاقوں میں زائرین کے قیام کے لیے امام بارگاہوں کے ساتھ ساتھ زائرین کے سکون سے رہائش کے لیے جگہ جگہ پر زائرین سرا کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس طرح پاکستان میں شمالی علاقوں میں رہنے والے لوگ ہر بڑے چھوٹے شہروں میں اپنا کوئی نہ کوئی امام بارگاہ بناتے ہیں جیسے راولپنڈی، کوئٹہ وغیرہ میں تاکہ آئمہ معصومینؑ کے ایام عزاداری میں دور دراز کے علاقوں سے آنے والے لوگوں کو مفت یا مختصر اخراجات کے ساتھ سکونت دی جاسکے۔

امام بارگاہ کی مذہبی مرکزیت

کسی بھی محلے یا شہر میں مسجد کے بعد امام بارگاہ کو مذہبی مرکزیت حاصل ہے۔ عام طور پر امام بارگاہ شہر یا محلے کے مرکز میں تعمیر کیا جاتا ہے جہاں لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہو۔ بعض مناطق حتیٰ کہ شہری معماری میں بھی امام بارگاہوں کی مرکزیت کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً اسلامی جمہوریہ ایران کے شہر تفت، زوارہ، نائین میں مختلف شاہراہوں کا نقطہ آغاز اور اختتام امام بارگاہوں سے ہوتا ہے۔

طرز معماری

امام بارگاہوں کی تعمیر مختلف انداز میں کی جاتی ہے۔ مثلاً امام بارگاہ کو مذہبی مکانات کی طرح سادہ انداز میں تعمیر کیا جاتا ہے۔ مگر بعض امام بارگاہوں کے داخلی اور خارجی حصوں کو مختلف ڈیزائن سے آراستہ کیا جاتا ہے اور ان میں سے اکثر امام بارگاہیں ایک منفرد انداز میں تعمیرات کی حامل ہیں ان کے ساتھ باغات، ایوان، مسجدیں اور بازار وغیرہ مومنین کی سہولت کے لیے بنائے جاتے ہیں جیسے شیراز حسینیہ مشیر اور امیر سلیمانی تہران۔

امام بارگاہوں کے نام

جس طرح مسجدوں کے مخصوص نام رکھے جاتے ہیں اسی طرح دیگر مذہبی مقامات کے بھی نام رکھے جاتے ہیں اس طرح امام بارگاہوں کا بھی مخصوص نام رکھا جاتا ہے۔ جیسے کربلا میں حسینیہ سید محمد صالح، نجف میں حسینیہ اصطہباناتی اور کاظمین میں حسینیہ مؤمن علی یزدی وغیرہ شامل ہیں ۔بعض امام بارگاہوں کے نام محلے یا اشخاص کے نام کی مناسبت سے رکھے جاتے ہیں۔

اخراجات اور آمدنی

امام بارگاہوں کی تعمیر،ان کی نگہداشت اور ان میں ہونے والے رسومات کے اخراجات ان کے بانی اٹھاتے ہیں۔[12]

کربلا اور آج کا حسینیؑ معاشرہ

جو نواسہ رسولؐ اپنے دشمنوں کی اصلاح کے لیے اس قدر فکر مند تھے وہ اپنے ماننے والوں کے کس قدر شیدا ہوں گے۔اس بات کو سوچنے سے انسانی عقل قاصر ہے۔ کریم ابن کریم امام،فرزندِ بتولؑ و علیؑ کی کریمی کے کیا کہنے لشکر یزید کا سپہ سالار حرؓ جب دروازہ حسینؑ پر آیا تو آپ نے حرؓ کی تقدیر ہی بدل دی۔

آج کی عزاداری حضرت امام حسینؑ معاشرہ سازی کا بہترین نمونہ ہے۔عزاداری مظلوم کربلاؑ کا اصل مقصد ہی اسلامی معاشرہ کی تشکیل ہے۔کربلا کی یاد اس لیے تازہ کی جاتی ہے کہ بعد از وفات رسول اللہ ﷺ اس کی بدولت اسلام کو دوامیت ملی اگر کربلا والے اپنی جان کی قربانیاں نہ دیتے تو آج فاسق و فاجر یزید کا بنایا ہوا اسلام ہوتا۔ کربلا کی یاد انسان کو خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی طرف راغب کرتی ہے۔اس کربلا کی تاریخ کے اوراق میں سجدہ شبیریؑ سے یہ سبق ملتا ہے کہ جس مشکل وقت میں بھی ہو تو خالق حقیقی کی بارگاہ میں جھکنا لازم ہے۔عزادار کا نمازی ہونا لازم ہے کیونکہ جس امام عالی مقامؑ نے کربلا کی بنیاد رکھی وہ حالت سجدہ میں شہید کیے گئے۔عزادار بن کر جو امام بارگاہ میں آتا ہے تو وہ اس مقصد کربلا سے واقف ہوتا ہے مقصد کربلا دراصل تحفظ توحید تھا۔

کربلا کے مثالی معاشرے کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں اپنے معاشرے سے ہر قسم کی برائیوں کا خاتمہ کرنا چاہیے۔یزید سے نفرت کے ساتھ ساتھ عزادارانِ حسینؑ کو ان تمام نازیبا برائیوں سے بھی نفرت کرنی چاہیے جن کی ترویج دورِ یزید میں ہوئی۔محبت امام حسینؑ نمازی اور باعمل انسان بناتی ہے اور نفرت یزید دراصل ہر اس برائی سے دوری ہے جو یزید کی مروج کردہ ہے۔

واقعہ کربلا کی بنیاد نیکی کی طرف بلانا اور برائی سے منع کرنا اور تولا و تبرا پر رکھی گئی۔جب ہم ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہوں گے تو ایک اچھا معاشرہ تشکیل پائے گا جس سے برائی پر اچھائی غالب آجائے گی اندھیرے پر اجالے کو برتری ملے گی دورِ حاضر کے ہر یزید کا دائرہ کار اور زندگی تنگ ہوگی اس طرح ہر حسینیؑ کے ہاتھوں کئی یزیدی بیعت کریں گے۔[13]

---

[12] . Last Modified July 8, 2024. "امام باڑا" --wikishia. 2024. https://ur.wikishia.net/view/%D8%A7%D9%85%D8%A7%D9%85_%D8%A8%D8%A7%DA%91%D8%A7

[13] Last Modified July 8, 2024."کربلا اور اصلاح معاشرہ" The official website of ansarian. https://erfan.ir/urdu/66610.html

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود امام بارگاہیں

تعارف امام بارگاہ

امام بارگاہ کا لفظ عام طور پر فقہ جعفریہ کے ہاں استعمال کیا جاتا ہے۔امام بارگاہ عام طور پر اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں ایام محرم الحرام میں مجالس وپرسہ مظلوم کربلاؑ، نواسہ رسولؐ،سید الشہداءؑ حضرت امام حسینؑ کا عقیدت سے اہتمام کیا جاتا ہے۔ جہاں تمام اہل تشیع ایام اعزاء کے دنوں میں سینہ زنی و زنجیر زنی کی رسومات انجام دیتے ہیں۔اہل تشیع کے ہاں اپنی ذاتی زمین کو حضرت امام حسینؑ کے نام وقف کر کے اس کا نام شہداء کربلا کے نام میں سے کسی بھی شہید کے نام سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔اس زمین کی خرید وفروخت نہیں کی جاتی۔اس جگہ کو امام بارگاہ یعنی امام کا گھر کہا جاتا ہے۔امام بارگاہ دراصل ایک کمیونٹی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ایام عزا میں مجالس اور خوشی کے ایام میں جشن وغیرہ منعقد ہوتے ہیں۔

اہل تشیع کے ہاں چند امام بارگاہوں کو آستانِ مقدس کا نام دیا جاتا ہے جنہیں عام الفاظ میں چھوٹے امام بارگاہ کہا جاتا ہے۔ان امام بارگاہوں میں سالانہ شبیہات برآمد کی جاتی ہیں اور وقتاً فوقتاً چھوٹی بڑی مجالس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ان امام بارگاہوں سے ایام محرم الحرام میں جلوس چل کر مرکزی مرکزی امام بارگاہ میں جمع ہوتے ہیں اور ان آستان مقدس میں برآمد کی جانے والی شبیہات کو بھی جلوس کے ساتھ مرکزی امام بارگاہوں میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

چند قدیمی اور بڑے امام بارگاہوں کو مرکزی امام بارگاہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں عرف عام میں بڑے امام بارگاہ کہا جاتا ہے۔ان میں تمام جلوس اکٹھے ہوتے ہیں اور ان میں سالانہ عشرہ محرم الحرام باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے تمام شبیہات بھی برآمد کی جاتی ہیں۔ یہاں سے جلوس چل کر نزدیکی کربلا جاتے ہیں۔ تمام مرکزی امام بارگاہوں کے جلوس روزِ عاشورہ اور روزِ اربعین حسینیؑ کو کربلا میں اکٹھے ہوتے ہیں کربلا میں زنجیر زنی ہوتی ہے اور پرسہ داری اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ان کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے:

1۔ چھوٹے امام بارگاہ(آستان مقدس)

2۔ بڑے امام بارگاہ(مرکزی امام بارگاہ)

3۔ کربلا شریف

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں درج ذیل چھوٹے امام بارگاہ(آستان مقدس)موجود ہیں:

1۔آستانہ سید محمد عالم شاہ۔

2۔آستانہ جعفریہ،بلاک ایکس

3۔آستانہ محسن انسانیت،بلاک ایکس

4۔آستانہ شبیہ ضریح مقدسہ فاطمۃالزہرا سلام اللہ علیہا،بلاک ڈبلیو

5۔آستانہ حسینیہؑ،بلاک چار(4)۔

6۔آستانہ امام حسینؑ،بلاک انیتس(29)۔

7۔آستانہ کالا خان،بلاک انیتس(29)۔

8۔آستان مقدس شہزادہ علی اصغرؑ شہیدِ کربلا،بلاک انیتس(29)۔

9۔آستانہ سرکار مسلم بن عقیلؑ،بلاک اکتیس(31)۔

10۔آستانہ عالیہ قمر بنی ہاشمؑ، بلاک چوالیس(44)۔

11۔آستانہ آلِ عمرانؑ، بلاک چوالیس(44)۔

12۔آستانہ امیر قاسمؑ، بلاک سینتالیس(47)۔

13۔آستانہ مقدس شہزادہ علی اکبرؑ شہید کربلا، بلاک سینتالیس(47)۔

14۔آستانہ جعفریہ، بلاک اکتیس(31)۔

15۔آستانہ معصومیہؑ سفینہ پنجتن پاکؑ، بلاک تینتالیس(43)۔

16۔آستانہ صادق ماڈل، بلاک پینتالیس(45)۔

17۔آستان مقدس شہیدان کربلا عونؑ و محمدؑ، بلاک پچاس(50)۔

18۔آستانہ امام سجادؑ بیمارِ کربلا، بلاک ترپین(53)۔

19۔آستانہ عالیہ مظلوم کربلا، بلاک پینتالیس(45)۔

20۔آستانہ معصوم سکینہؑ، بلاک ترپین(53)۔

21۔آستانہ امام حسینؑ شہنشاہِ کربلاؑ

22۔آستانہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام۔

23۔آستان بوستان جناب زہراؑ، بلاک ستائیس(27)۔

24۔آستانہ بی بی اُم البنینؑ۔

25۔آستانہ معصومہ قمؑ، بلاک ڈبلیو

26۔آستانہ عالیہ چہاردہ معصومینؑ، بلاک چار(4)۔

27۔آستانہ شہزادہ کونین علی اکبرؑ۔

28۔آستانہ یادگارِ اہلبیتؑ۔

29۔آستانہ بیتُ الحزن سیدہ فاطمۃ الزہراؑ، بنتِ محمد الرسول اللہ ﷺ۔

30۔آستانہ سکینہؑ بنت الحسینؑ، بلاک سینتالیس(47)۔

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں درج ذیل بڑے امام بارگاہ(مرکزی امام بارگاہ) پائے جاتے ہیں:

1۔مرکزی امام بارگاہ رضویہؑ، بلاک تیس(30)

2۔مرکزی امام بارگاہ حیدریہؑ، بلاک یو

3۔امام بارگاہ دربار آلِ محمدؑ، بلاک پینتالیس(45)

4۔امام بارگاہ معصومیہؑ، بلاک تینتالیس(43)

5۔امام بارگاہ اصغریہؑ، بلاک پچیس(25)

6۔امام بارگاہ کاظمیہؑ، بلاک انتیس(29)

7۔امام بارگاہ قصرِ زہراؑ(لائبریری السید گلشنِ فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ ﷺ) ، بلاک چھپن(56)

8۔امام بار گاہ شاہِ نجفؑ،بلاک ایکس

9۔امام بار گاہ امامیہؑ،بلاک ایکس

10۔امام بار گاہ قمرِ بنی ہاشمؑ محلہ غازی شیر،بلاک ایکس

11۔امام بار گاہ باب الحوائج سقائے سکینہؑ سر کار غازی عباس علمدارؑ،بلاک پینتالیس(45)

12۔امام بار گاہ مقدس ملکوتی، پاک السیدہ زینبؑ بنتِ امیر المؤمنینؑ،بلاک چھیالیس(46)

13۔امام بار گاہ مقدس ملکوتی سر کار امیر حسن مجتبیٰؑ وشبیہ روضہ مقدس جنت البقیع پاک بی بی فاطمہؑ

14۔امام بار گاہ قدیمی مر کزی در بار مقدس سر کار قائم آلِ محمدؑ،بلاک اکتالیس(41)

15۔امام بار گاہ حسینؑ ابنِ علیؑ المعروف امام بار گاہ مہدیہؑ،بلاک بتیس(32)

16۔امام بار گاہ علم پاک المعروف امام بار گاہ معصومہ قمؑ(شاہ سکندر روڈ)

17۔امام بار گاہ امام علی علیہ السلام،وڈانی منزل(مسلم ٹاؤن)

18۔امام بار گاہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، محلہ پیر قتالؒ

19۔امام بار گاہ امام جواد سر کار محمد تقیؑ،شہزادہ سلطان ٹاؤن(کنگن روڈ)

20۔قدیمی امام بار گاہ الحسینؑ المعروف در بار سید گھنور شاہ، قصبہ گدائی ڈیرہ غازی خان (کوئٹہ روڈ)

21۔مر کزی امام بار گاہ باب الحسینؑ، قصبہ گدائی ڈیرہ غازی خان (کوئٹہ روڈ)

22۔امام بار گاہ اُم المؤمنینؑ سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علہیا، فدک کالونی،بلاک سینتیس(37)

23۔امام بار گاہ یاد گار قصرِ عباسؑ، پائیگاہ ڈیرہ غازی خان (چوٹی روڈ)

24۔امام بار گاہ الحسینیہؑ، پائیگاہ ڈیرہ غازی خان (چوٹی روڈ)

25۔امام بار گاہ الحسینؑ المعروف امام بار گاہ جوہر علی دڈانی، قائم والا ڈیرہ غازی خان (چوٹی روڈ)

26۔مر کزی امام بار گاہ الحسینؑ منی وانا من الحسینؑ، شالی والا ڈیرہ غازی خان (ملتان روڈ)

27۔امام بار گاہ کاظمیہؑ(کاظمی سادات)، پیر عادلؒ ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

28۔امام بار گاہ جاگیر پاک شہزادہ علی اکبرؑ، پیر عادلؒ ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

29۔امام بار گاہ المعصومیہؑ، بستی لاڈن ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

30۔امام بار گاہ حیدریہؑ، شاہ صدر دین ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

31۔امام بار گاہ جعفریہ، شہر کالا ڈیرہ غازی خان (تونسہ روڈ)

32۔امام بار گاہ شیعہ اثناعشریہ (میاں نہال شریف)، کالا کالونی ڈیرہ غازی خان

کربلا کا تعارف

اہل تشیع کے ہاں خطہ اراضی کا ایسا ٹکڑا جسے عزاداری مظلومِ کربلاؑ، سید الشہداء، نواسہ رسول اللہ ﷺ کے لیے وقف کر دیا جائے اسے کربلا کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ نام کربلا معلیٰ (عراق) کے نام پر رکھا جاتا ہے۔ فقہ جعفریہ کے لوگ عقیدت کے ساتھ یہاں پر رسوم عزاداری زنجیر زنی، ماتم داری، غم و پرسہ داری انجام دیتے ہیں۔ تحصیل ڈیرہ غازی خان میں مندرجہ ذیل مقامات پر کربلا شریف بنائی گئی ہیں۔

1۔قدیمی کربلاشریف ڈیرہ غازی خان،بلاک چھپن(56)۔

2۔کربلاشریف پیرعادلؒ ڈیرہ غازی خان،تونسہ روڈ۔

3۔کربلاشریف شاہ صدر دینؒ ڈیرہ غازی خان،تونسہ روڈ۔

خلاصہ بحث

تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کی مساجد، مدارس اور عبادت گاہوں کا تعارفی جائزہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ یہاں بالترتیب تمام ابواب کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ باب اول میں تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کی مساجد کی تاریخ و تعارف پیش کیا گیا ہے۔ یہ باب دو فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول مساجد کی تاریخ اور معاشرتی کردار کے بارے میں ہے۔ فصل دوم میں تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کی مساجد کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ باب دوم میں تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کے مدارس دینیہ کی تاریخ و تعارف پیش کیا گیا ہے۔ یہ باب دو فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول مدارس دینیہ کی تاریخ اور معاشرتی کردار کے بارے میں ہے۔ فصل دوم میں تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کے مدارس دینیہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ باب سوم میں تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کے امام بارگاہوں کی تاریخ و تعارف پیش کیا گیا ہے۔ یہ باب دو فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول امام بارگاہوں کی تاریخ اور معاشرتی کردار کے بارے میں ہے۔ فصل دوم میں تحصیل ڈیرہ غازی خان میں موجود فقہ جعفریہ کے آستان مقدس، امام بارگاہوں اور کربلاشریف کی تاریخ اور ان کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

سفارشات

مندرجہ ذیل تجاویز و سفارشات پیش کی جارہی ہیں۔

1۔ تحصیل ڈیرہ غازی خان میں بین المسالک ہم آہنگی کا فقدان ہے۔ تمام مذہبی جماعتوں کے علما و مفکرین نئی نسل کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کے لیے مناسب اقدامات کریں۔

2۔ فقہ جعفریہ کے لوگوں کے عقائدات کو غلط تصور کیا جانا،ان کے بارے میں منفی جذبات اور خیالات پر ہر مسلک نظر ثانی کرے۔ جس کے لیے میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔اس کے لیے مشترکہ دینی مسالک کے اداروں کا قیام کیا جائے۔

3۔ سروے کے دوران معلوم ہوا دینی اداروں کا نظام تعلیم عصری تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ان کے نصاب کی از سر نو ترتیب و تدوین کی جائے۔

4۔ مساجد میں امام مسجد کے لیے دینی علوم کی ڈگری ہونا لازم قرار دیا جائے تاکہ نئی نسل کے بچوں کو بہترین طریقے سے دینی علوم سے روشناس کرا سکیں۔

5۔امام بارگاہوں کی تاریخ پر انسائیکلوپیڈیا تیار کیا جائے تاکہ ان کے تقدس سے لاعلمی میں کمی ہو اور اصل تاریخ عوام کے سامنے آجائے۔

نتائج تحقیق

زیر نظر تحقیق کا عنوان " تحصیل ڈیرہ غازی خان میں فقہ جعفریہ کی مساجد، مدارس اور عبادت گاہوں کا تعارفی جائزہ " ہے۔اس تحقیق کے لیے بنیادی مواد تحصیل ڈیرہ غازی خان میں قائم فقہ جعفریہ کی مساجد، دینی مدارس اور امام بارگاہوں کا سروے اور انٹرویوز لینے کے بعد حاصل کیا گیا۔اس میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ فقہ جعفریہ کی مساجد، مدارس اور امام بارگاہ کا عنوان کچھ مخصوص معاشرتی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے وجود کا جواز بھی رکھتا ہے۔ان کے حقائق کا کماحقہ ادراک کرنے کے لیے تحصیل ڈیرہ غازی خان میں قائم ان اداروں کو ایک ماڈل کی حثیت سے منتخب کیا گیا کیونکہ یہ اپنا ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ دینی مدارس میں زیر تعلیم طلباء کا پس منظر معلوم کیا گیا وہ کس طرح یہاں تک پہنچتے ہیں اور تعلیم مکمل

کرنے کے بعد کونسا شعبہ اختیار کرتے ہیں۔مقالہ ہذا کی تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے فقہ جعفریہ کے عقائد میں مذہبی جماعتوں کا کافی اختلاف پایاجاتاہے۔لوگوں میں عقلیت پرستی اور شخصیت پرستی بھی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔مفروضات اور سنی سنائی باتوں پر کان دھر کرالزامات عائد کیے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں سے فرقہ واریت کے حامل افراد کے افکار و اعمال کی تردید کی جائے تاکہ عالم اسلام کو امن و سکون فراہم ہو سکے۔فقہ جعفریہ کے عقائد کو تعصب،منافرت اور غلو فی الدین کے درجے تک لے جانے والے مسالک کوروکا جائے اور وحدت امت مسلمہ کی راہ ہموار کی جائے۔ہمارا مذہب اسلام صراط وحدت پر گامزن کرنے کا حامل ہے۔جس مقصد کے لیے ہمیں اس دنیامیں بھیجا گیااس مقصد کی تکمیل کے لیے ہمیں ہمہ وقت مصروف رہناچاہیے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)